

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نقش آغاز

مسلمانوں کی فتح مبین

قادیانیوں کے بارہ میں صدر مملکت جنرل محمد ضیاء الحق کی جانب سے جاری کردہ تازہ آرڈیننس (جس کا متن شامل اشاعت ہے) کے ذریعہ مسلمان پنجاب تنہی کذاب مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار قادیانی اور لاہوری دونوں گروپوں کو ہر طرح کی خلاف اسلام سرگرمیوں سے روک دیا گیا ہے۔ اور تعزیرات پاکستان میں ایک نئی دفعہ ۲۹۸ بے شامل کر دی گئی ہے جسکی رو سے قادیانی اسلام اور مسلمانوں کی مخصوص اصطلاحات استعمال نہیں کر سکیں گے، نہ اذان دے سکیں گے، نہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد کہہ سکیں گے، نہ اپنے آپ کو بالواسطہ مسلمان ظاہر کر سکیں گے اور نہ ہی اپنے مذہب کو اسلام کا نام دے کر اسکی تبلیغ و تشہیر کر سکیں گے، نہ کسی ایسی حرکت کے مجاز ہوں گے جس سے مسلمانوں کے احساسات و جذبات مجروح ہوں۔

یہ فیصلہ کتنا اہم نہایت ضروری، معقول اور قابل تحسین و تبریک ہے؟ اور کتنی گہرائی اور دور رس نتائج کا حامل ہے؟ اس کا اندازہ وہ لوگ کر سکیں گے جن کی نظر زائیت کی تاریخ پس منظر، محرکات و عزائم اور ملت مسلمہ کے خلاف اس جماعت کی ریشہ دوانیوں، گھناؤنی سازشوں اور اسلام دشمنی کے منظم اور مربوط ہمہ گیر منصوبوں پر ہے۔ مسلمانوں کے جن حساس، عاقبت اندیش، اور اسلامی درد سے سرشار قائدین اور زعماء کو اللہ تعالیٰ نے مرزائیت کے بارہ میں دل بنیا اور دولت شرح صدر سے نوازا تھا انہوں نے اس صدی کے آغاز ہی سے علمی، فکری، سیاسی اور عوامی ہر محاذ پر اور پورے شد و مد سے اس کے سیاسی، مذہبی اور معاشرتی خطرات سے مسلمانوں کو اور برصغیر کی حکومتوں کو آگاہ کرنا اپنا اولین فریضہ سمجھا وہ نازک اور پرخطر حالات میں بھی علم جہاد بہارتے رہے، انہیں لگاتار تھے رہے اور مسلمانوں کو اس مارا ستین سے بچنے کے لئے جھجھوڑتے رہے۔ علامہ انور شاہ کشمیری، پیر صاحب گولڑہ شریف، مفکر اسلام علامہ محمد اقبال اور امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان کی پوری جماعت مولانا ظفر علی خان، شورش کشمیری، علامہ یوسف بنوری اور ایسے ہزاروں علماء مفکرین، زعماء اور مصنفین، مناظر صحافی اور مبلغ تھے۔ جن کی زندگی کا اہم ترین مشن ان غداران خاتم النبیین اور سارقین تاج و تخت ختم نبوت کا محاسبہ اور تعاقب رہا۔ جنہوں نے خواجہ یثرب کی ناموس ختم نبوت کی حفاظت کی جدوجہد میں اپنی زندگیاں تھج دیں۔ اور کتنے سعادت مند تھے جو اس راہ میں کٹ مر کر

خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے اور شفاعت آقاؑ دو جہاں اور خوشنودی بنی اولین و آخرین کی ابدی سعادت سے مالا مال ہوئے۔

ان تمام قربانیوں کے نتیجہ میں اور ملت مسلمہ کے مومنانہ جہاد و جدوجہد اور اتحاد کے ثمرہ میں ۱۹۷۴ء میں عوامی دباؤ سے مجبور و بے بس ہو کر اس وقت کی بے دین حکومت نے گھٹنے ٹیک دئے اور دستور میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا یہ قادیانیت کے خلاف مسلمانوں کی اولین فتح تھی۔ مگر اس وقت کی حکومت، علماء اور مسلمانوں کے مسلسل مطالبہ کے باوجود اس دستور کے عملی تقاضوں کو کمبیر نظر انداز کرتی رہی اور قادیانیوں کے بارہ میں کسی قسم کی قانون سازی سے گریز ہوتا رہا، یہاں تک کہ موجودہ حکومت کا دور آیا مگر بات وہاں کی وہاں ہی رہی، مسلمانوں کی یہ دستوری فتح عملی تقاضوں کی تکمیل نہ ہو سکنے کی وجہ سے کاغذی اور رسمی فتح رہی۔ نتیجہً دشمن اپنے پوشیدہ اور علانیہ داخلی اور خارجی سرگرمیوں میں منہمک رہا۔ ادھر مسلمانوں میں اضطراب اور بے چینی کی لہریں اٹھ اٹھ کر دہتی رہیں، لاوا پکنا رہا، آگ اندر ہی اندر سلگتی رہی، دبی ہوئی چنگاریاں بھڑکنے ہی والی تھیں کہ خداوند قدوس نے مجلس تحفظ ختم نبوت اور اسکی کل جماعتی مجلس عمل کے برقت احساس اور خالص دینی و مذہبی غیر سیاسی تحریک کے نتیجہ میں موجودہ حکومت اور اس کے سربراہ جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کو توفیق دی کہ وہ اس شجرہ خبیثہ پر اس آرڈیننس کی شکل میں کاری ضرب لگا دیں اور نفاق کے لبادہ میں ملبوس کفر و ارتداد کے اس بے لگام گھوڑے کو لگام لگ جائے۔

یہ فیصلہ ایک ایسا جہادِ امتدادیہ اور مومنانہ فیصلہ ہے جس سے ہمارے اکابر کی پچھلی ایک صدی کی قربانیاں ٹھکانے لگ گئی ہیں اور جہادِ عمل کا ایک طویل سفر منزل آشنا ہو گیا ہے۔ عالم اسلام کو صرف اور صرف ذہنی انتشار اور فکری اضطراب میں مبتلا کر دینے والے دشمنان اسلام منافقین قادیان کا پردہ نفاق چاک کر دیا گیا۔ اور گویا ایک صدی سے مسلمانوں کیئے سوبانِ روح بنا ہوا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک ایسا روح پرور اور ایمان افزا فیصلہ ہے جس کے نور سے ساری کائنات منور اور جس کی خوشبو سے فضائے بسیط معطر ہے، ملاذ علیٰ میں بہار آگئی ہے اور عالمِ علین میں علامہ کشمیریؒ، عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور علامہ اقبالؒ اور حضرت بنوریؒ کی ارواح کی آسودگیوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اور دوسری طرف کفر پھرا گیا ہے۔ نفاق کی مسجدِ ضرار زمین بوس ہو گئی اور دجالی نبوت کے کنگرے پیوندِ خاک ہو گئے ہیں۔ باطل لرز اٹھا ہے اور جعلی نبوت کے ظلمتکدوں کی تاریکی اور بڑھ گئی ہے۔ شفیع المذنبین کے نام لیوا اور شفاعت کبریٰ کے امیدوار

اسے حرارت ایمانی اور حمیت ناموس رسالت کی ترجمانی کرنے والا فیصلہ قرار دیتے ہیں ایک ایسا فیصلہ جسے ملت اسلامیہ کی تاریخ میں ہمیشہ جلی اور سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

اس عظیم خوشی میں بدقسمتی سے اگر شریک نہیں ہیں تو چنانچہ ایسے طالع آزمایا سیاستدان جو "بغض معاویہ" میں اس حد تک مبتلا ہیں کہ جب تک وہ یللائے مقصود حکومت و اقتدار سے ہمکنار نہ ہوں نہ ان کی آنکھیں کھل سکیں گی نہ دلوں پر پڑے ہوئے دبیز پردے ہٹ سکیں گے۔ ان میں سے کچھ تو ایسے ہیں کہ جن کے قلب و ذہن میں ایمان اور مذہب کی کوئی کرن پڑتی ہی نہیں کہ وہ لبرل ازم لادینیت اور سیکولر ازم کی ظلمتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں اور کچھ وجہ نام نہاد مغربی جمہوریت کے عشق و محبت میں ہر دوسرا مسئلہ ثانوی اور غنمی خیال کرتے ہیں خواہ وہ نفاذ اسلام کا ہو یا تحفظ ختم نبوت کا یا قوم کی فکری، اخلاقی تطہیر اور معاشی استحکام اور معاشرتی امن و سکون کا، انہیں اگر سر و کار ہے تو جمہوریت اور الیکشنوں سے، خواہ اس کے نتیجہ میں پوری قوم نئے سرے سے فکری انتشار باہمی افتراق و اختلاف خانہ جنگی اباحت اور طوائف الملوک کا شکار کیوں نہ ہو جائے اس لحاظ سے اس فیصلہ کا یہ پہلو خاص طور سے مسلمانوں کو دعوتِ فکر دے رہا ہے کہ سیاست و جمہوریت کے علمبردار اکثر لیڈر بالخصوص جو سیکولر ازم کے داعی یا ان کے اتحادی ہیں وہ نہ صرف اس فیصلہ پر مہربان رہے بلکہ اخباری نمائندوں کی چھپر چھاڑ سے ان کے دلوں میں قادیانیوں کے لئے نرم گوشے سامنے آگئے اور کچھ نے تو بدقسمتی سے اس فیصلہ کو بلاوجہ بدگمانیوں کا نشانہ بنایا، اسے معمولی بے اثر اور بے وقعت بنانے کی کوشش کی، اس میں مین میخ نکال نکال کر قادیانیوں کو خوش کرنے کی سعی بھی کی، بلاشبہ "بغض معاویہ" میں اندھے ہو جانے کی یہ عبرتناک مثالیں ہیں۔ خطرہ ہے کہ اس ردِ عمل اور طرزِ عمل کے نتیجہ میں قادیانی فرقہ اب اپنے آپ کو ایسے سیاسی عناصر کی گود میں ڈالے گا اور لادینی سیاسی عناصر اور طالع آزمایا سیاست دانوں کا اتحاد آگے چل کر مرزائیوں کا سیاسی پناہ گاہ اور حصار بن سکے گا۔

بہر حال اب اس انقلابی اقدام کے کچھ لازمی اور منطقی تقاضے ہیں جو حکومتِ وقت نے فوری طور پر پورے کرنے ہیں۔ جبکہ بدقسمتی سے اس کا اندازِ کار عام طور پر وقت کو ٹاننا اور مسائل کو ٹرختے رہنا ہے کہ گاڑی کسی طرح چلتی رہے اور کوئی ناراض نہ ہو جس پالیسی کی وجہ سے اسلامی نظام کی گاڑی ایک ایسی بند گلی میں پھنس کر رہ گئی ہے کہ نہ آگے بڑھ سکتی ہے نہ پیچھے، چاروں پہنچے تو چل رہے ہیں مگر سفر کھٹن اور منزل دور ہوتی جا رہی ہے۔ لیکن مرزائیوں کے بارہ میں یہ آرڈیننس جاری کر کے اس نے ایک زہریلے سانپ کو مارا نہیں بلکہ صرف زخمی کیا

ہے اور جب سانپ بلبلا اٹھا ہے تو وہ کوئی بھی لمحہ ملت مسلمہ اور پاکستان کو ڈسنے کا ضائع نہیں کرے گا وہ ایک معمولی دشمن نہیں وہ عالمی سامراجیت کا خود کاشتہ اور صیہونیت اور برطانیہ کے بعد اب امریکی سامراج کا پروردہ ہے وہ عالم اسلامی کے تیقظ اور جہاد کے خلاف سامراجیوں کا خفیہ ہتھیار ہے۔ وہ اسرائیل کا گمشدہ ہے۔ (جسکی پوری سیاسی سرگرمیاں اور محرکات اور منصوبوں کی تفصیلات ہماری شائع کردہ کتاب "قادیان سے اسرائیل تک" میں پڑھی جاسکتی ہیں۔) اور وہ ابتداء سے اپنے درپردہ منصوبوں میں مثالی بیدار مغزی، نظم و ضبط، ہمہ گیر اور گہرے طریق کار کا ثبوت دے رہا ہے۔ پاکستان تو تقسیم پنجاب اور پھر سقوطِ مشرقی پاکستان اور عالم عرب قیامِ اسرائیل کی شکل میں اس کا خمیازہ بھگت چکا ہے۔ عوامی ہمدردیاں حاصل کرنا سیاسی لابیوں سے اپنے مفادات کا حصول، ملکی نظام کے لئے رجال کار کی تیاری اور کلیدی مناصب پر کنٹرول عالمی رائے عامہ کو گمراہ کرنے کے لئے اس کے مخصوص سامراجی ہتھکنڈے ہیں، وہ ہوشیاری سے ایسا ہاتھ مارتا ہے کہ پوری قوم سیاسی معاشی سطح پر تھملا اٹھتی ہے مگر دشمن پھر بھی نگاہوں سے غائب رہتا ہے۔ اب ایسے دشمن پر موجودہ ضرب لگانے کے بعد اگر روایتی تساہل، درگزر، وسیع النظری، رواداری سے کام لیا گیا تو یقیناً نہ تو یہ اس ملک کے بقاء و استحکام کیلئے مفید ہوگا اور نہ اس آرڈیننس جاری کرنے والے سربراہ مملکت کے لئے کہ وہ اب ان دونوں پر بھرپور وار کرے گا۔ اس لئے وقت کا اولین تقاضا ہے کہ فوری طور پر :

- ۱۔ تمام کلیدی بالخصوص فوج کے اہم مناصب سے قادیانیوں کو برطرف کیا جائے۔
- ۲۔ ملک کے اندر اسکی تنظیموں، سرگرمیوں، مراکز، دفاتر بالخصوص ہیڈ کوارٹرز پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔
- ۳۔ اس کے تمام تحریری دستاویزات اور لٹریچر کی پڑتال کی جائے اور اس آرڈیننس کی زد میں آنے والی ہر مطبوعہ غیر مطبوعہ تحریر کو ضبط کر لیا جائے۔
- ۴۔ بیرون ملک پورے عالم اسلام کو اس اقدام کی اہمیت سے آگاہ اور اللہ سے ایسے ہی اقدامات اور تقاضوں کی تکمیل کی اپیل کی جائے۔
- ۵۔ ساری دنیا میں پاکستانی سفارتخانوں اور خارجہ امور سے وابستہ اداروں سے قادیانیوں کی مکمل تطہیر کی جائے۔
- ۶۔ اپنے سفارتخانوں اور علمی و دینی تنظیموں کے ذریعے غیر مسلم دنیا میں اس فرقہ کی سرگرمیوں اور منصوبوں اور ہر طرح کی نقل و حرکت پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔
- ۷۔ اس منصوبہ کے خلاف بیرونی دنیا کو گمراہ کرنے والے قادیانی اور مغربی پروپیگنڈہ کاروں اور بھڑپوں

جواب دینے کے انتظامات کئے جائیں۔

- ۸۔ مرزائیوں کی درپردہ نیم فوجی قسم کی تنظیموں اور سیاسی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے۔
- ۹۔ شناختی کارڈ اور پاسپورٹ میں مذہب کی نشاندہی کے فوری انتظامات کئے جائیں تاکہ کوئی قادیانی "مسلمان" کے روپ میں عالم اسلام بالخصوص عالم عرب کو ملازمتوں کے سہارے قادیانی ریشہ دوانیوں کا مرکز نہ بنا سکے اور اگر کوئی قادیانی ہے تو قادیانی شخص کے ساتھ سامنے آتا ہے۔
- ۱۰۔ آئندہ کیلئے کفر و ارتداد کے اس سلسلہ خبیثہ کے تدارک کیلئے لازمی ہے کہ اسلام کی سزائے ارتداد نافذ کی جائے۔

۱۱۔ اس بات کے خود قادیانی لٹریچر سے تحریری ثبوت موجود ہیں کہ قادیانی مرکز اسرائیل میں قائم ہے اور اس کے روابط ربوہ سے ہیں۔ قادیانی "مبلغین" اسرائیل جاتے ہیں اگر براہ راست نہیں تو یہاں سے برطانیہ، شیش جزائر، فجی، نائیجیریا اور دیگر افریقی ریاستوں اور یورپی ممالک کے نام پر اور پھر وہاں سے اسرائیل چلے جاتے ہیں ایسے نام نہاد "مبلغین" کے تبلیغی دعوتی اسفار پر مکمل پابندی لگائی جائے یہ کتنی شرم اور افسوس کی بات ہے کہ ایک جمہوریہ اسلامیہ کا زر مبادلہ لیکر وہ باہر جا کر اسلام اور نبوت محمدیہ کے خلاف بغاوت پھیلائیں اور اسلام دشمن عقائد کا پرچار کر کے بے خبر انسانوں کو اپنے دجل و فریب کے دام نرودیر میں پھنساتے رہیں اور پاکستانی زر مبادلہ سے وہ نہ صرف پاکستان بلکہ عالم عرب کے خلاف اسلام دشمنی کا دھندہ جاری رکھیں۔

۱۲۔ ربوہ کے مرزائی تحریک کی معاشی عمارت سادہ لوح اور خوش عقیدگی کے بندھنوں میں جکڑے ہوئے پیروکاروں کے مالی اور اقتصادی استحصال پر قائم ہے وہ ایسے جال میں پھنسے ہوئے ہیں کہ اپنے خون پسینہ کی کمائی لازماً انہیں مرزائی پاپائیت کی نذر کرنی پڑتی ہے۔ بسا اوقات اس استحصالی شکنجہ اور معاشی و سماجی ڈھانچہ سے رہائی ان مجبور و بے بس پیروکاروں کیلئے ناممکن ہوتی ہے۔ وہ مجبوراً اپنی آمدنی کا دسواں حصہ اور بعد از مرگ ساری جائیداد کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کے نام منتقل کرتے رہتے ہیں، ایسی بہت بڑی جائیداد مرزائی سربراہ کے نام ہے۔ اور یہاں کی معاشی افزائش میں اس معاملے کا ایک بڑا حصہ ہے۔ مرزائیوں کے استحصال، ہتھکنڈے ہیں جن پر از سر نو نظر ڈالنے کی ضرورت ہے۔ اس سے نہ صرف مسلمان مطمئن ہوں گے بلکہ قادیانی استحصال کا شکار قادیانی فرقتے کے لوگ بھی نجات پا کر اپنے مذہب اور عقیدہ کے بارہ میں از سر نو آزادانہ فیصلہ کر سکیں گے۔

سمع الحق

واللہ یقول الحق وھو بہدٰی السبیل

[مولانا سلطان محمود ناظم دفتر استہام دارالعلوم حقایقہ انتقال فرما گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ تفصیلات اگلے شمارہ میں ملاحظہ کریں۔]
(ادارہ)